يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۔ سورۂ محمد

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان دہلی

پندرہ روزہ

حافظ محمد یوسف
معاون :- محمد سلیمان صابر

جلد ۳۹ | مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۳ء | شمارہ ۲۱

دار الحدیث رحمانیہ کا افتتاح

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۸۳ء بروز اتوار صبح دس بجے کے قریب دار الحدیث رحمانیہ، ابو الفضل اینکلیو اوکھلا میں حضرت مولانا عبد الصمد شرف الدین صاحب (بھیونڈی) حال استاذ جامعہ ملک عبد العزیز یونیورسٹی جدہ میں مقیم ہیں۔ ان کے مبارک ہاتھوں درس و تدریس کا اجراء عمل میں آیا، حاضرین کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی جن میں دہلی اور بیرون دہلی کے حضرات شامل تھے۔

مولانا عبد الصمد صاحب نے درس و تدریس کا افتتاح کرتے ہوئے عربی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور کچھ دینی مسائل بھی بیان کئے۔ حافظ محمد یوسف رفیق ناظم مرکزی جمعیۃ نے استقبالیہ پڑھا، اور ڈاکٹر محمد یوسف جنرل سکریٹری مرکزی جمعیۃ نے سپاسنامہ پڑھا۔ اس تقریب کے شرکاء میں ڈاکٹر عبد الحفیظ سلفی، مولانا افضل حسین صاحب قیوم مرکزی جماعت اسلامی، حافظ محمد یحییٰ صاحب صدر مرکزی جمعیۃ، مولانا عبد المنان صاحب، خواجہ محمد سلیم صاحب، ڈاکٹر حاجی علی جان، محمد سلیمان صاحب صابر ایڈیٹر ترجمان، مولانا برکت علی صاحب (جامع مسجد)، پروفیسر عبد الودود صاحب اظہر خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ دار الحدیث رحمانیہ کے لئے چھ ہزار گز زمین حاصل کی گئی ہے۔ پانچ کمرے اب تک تعمیر ہو چکے ہیں اور ابھی دو منزلہ کمرے اور عمارتوں کی تعمیر باقی ہے۔ ان میں جامع مسجد، کتب خانہ، دار الاقامہ، دفاتر نظامیہ و مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کی عمارتیں شامل ہیں۔ فی الحال ۲۰ طلباء اور چار اساتذہ سے درجہ اول سے رابعہ تک تعلیم شروع کی گئی ہے۔ اور آئندہ سال دورہ تک کی تعلیم کے اجراء کا پروگرام ہے (ان شاء اللہ)

افتتاحی تقریب جو تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی، نماز ظہر تک جاری رہی۔ مختلف حضرات نے جن میں خصوصیت سے طلباء شامل تھے نظمیں اور نعتیں پڑھیں۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ تعلیم کے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اور دار الحدیث رحمانیہ کی تعمیم سے قبل مکمل رہا ہے ——— (تفصیلی رپورٹ آئندہ)

اپیل

دار الحدیث رحمانیہ کو حقیقی معنوں میں دار الحدیث بنانے میں آپ سب حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے۔ تعمیر پر لاکھوں روپیہ کی رقم خرچ آئے گی۔ درس و تدریس کے اجراء کے بعد تقریباً پانچ ہزار روپیہ کا خرچہ شروع ہو گیا ہے لہٰذا مالی معاونت میں فراخدلانہ حصہ لیں کہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ خاص طور سے عید الضحیٰ کے موقع پر اسے نہ بھولیں۔ قربانی کی رقم سے بھی اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

ترسیل زر کا پتہ :- **ڈاکٹر محمد یوسف تیزاب والے۔** (ایم اے پی ایچ ڈی) ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند
۱۳۲۲ حویلی حسام الدین حیدر (پنجابی پھاٹک) بلیماران، دہلی ۶

مقامی حضرات کے لئے کھالوں کی رقم جمع کرنے کے لئے۔ حافظ محمد یحییٰ صاحب کشن گنج۔ حافظ عبد الالٰہی صاحب۔ پھاٹک حبش خاں
حاجی رفیع الدین صاحب بسلسلہ ستارے والے محلہ نیاریان۔

(ابن سعید گونڈوی دارالحدیث رحمانیہ دہلی)

"اقبال اور قرآنی تلمیحات"

اقبال کی شخصیت ایک ایسے گوہر نایاب جیسی ہے جس میں ہزار رنگ کی جلوہ گری ہے۔ وہ شاعر بھی ہیں اور حقیقی معنوں میں غزل گو بھی، قصیدہ گو بھی، مناظر قدرت کے مصور اور نقاش فطرت کے نقیب اول بھی ہیں۔ وہ قوم کی مسیحا نفسی کا کام کر رہے ہیں اور نعت گو بھی۔ وہ فلسفی بھی ہیں اور حکیم نکتہ داں بھی۔ ان کے یہاں درد و سوز بھی ہے اور رندی و مستی بھی۔ تصوف کی چاشنی بھی ہے اور دین و تمدن کی تعلیم بھی۔ ان کے یہاں عقل و عشق کی دائمی کشمکش کا تذکرہ بھی ہے اور حسن کی کرشمہ سازیوں کی عکاسی بھی۔ ان کی شاعری فکر کی بلندی و پختگی، تخیل کی وسعت اور گہرائی، جذبات کا خلوص اور بیان کی حسن ادا اور لطافت کا آئینہ دار ہے۔

اقبال کا کلام معنی اور بیان دونوں کے لحاظ سے ایک حسین و جمیل شاہکار ہے۔ فکر و شعر کا رس پرستار اور جس میں معنی و بیان دونوں ہی ایک ہیں۔ ایک طرف ان میں خودی و بے خودی کا نظم، عظمت انسانیت اور معراج آدمیت پر پختہ عزم پائی جاتی ہے، تو دوسری طرف وہ کائنات عشق کا وارث، عاشق قرآن، شیدائے رسول، نباض عالم اور قوم و ملت کے دانا راز ہیں۔ ایک قدم اور آگے بڑھ کر دیکھئے تو ان کی ساری تگ و دو، قدرت نے ان کو عطا فرمایا ہے اسی پر بس نہیں بلکہ اقبال ایک عظیم مصلح و رہنما بھی ہیں اور امام بھی۔ وہ اسلامی دنیا اور تمام مظلوم و محکوم قوموں کے ہر فرد و بشر کے لئے ایک درد مند پیامبر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اقبال ولایت عشق کے سپاہی اور مہر و وفا کے داعی ہیں۔ انکار و ... کی حکمت، اقبال ملت اسلامیہ کے عظیم ترین محسن و مربی شمار کئے جانے کے حقدار ہیں۔ وہ ان شخصیتوں میں ہیں جو صدیوں کے بعد خلقت انسانیت کو میسر آتی ہیں۔ لیکن انھوں نے جو فکر پائی تھی وہ اسلام کی دی ہوئی تھی جس کی خاطر انھوں نے اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی۔ ان کی مقدس اور دوربین نگاہ میں دنیا کے ہر مرض و بیماری کا واحد علاج اسلام، تعلیمات اسلام کو وہ ہر ایک تریاق تصور کرتے تھے۔ ان کو اسلام سے عشق کا جذبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت، شیفتگی و فریفتگی سے حاصل ہوا تھا۔ وہ اسلام اور رسول کی ذات کے ایک شیدائی تھے۔ ان کی شاعری کا مرکز و محور صرف اسلام اور حب نبی ہے۔

اقبال کے متعلق مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب الاسلام لکھتے ہیں: "میری توجہ اور پسند کا راز دراصل یہ ہے کہ وہ بلند نظری، محبت و ایمان کے شاعر ہیں، ایک عقیدہ، دعوت اور پیغام رکھتے ہیں۔ وہ مغرب کی مادی تہذیب کے سب سے بڑے ناقد اور باغی ہیں۔ وہ اسلام کی عظمت رفتہ اور مسلمانوں کے اقبال گذشتہ کے سب سے زیادہ فکر مند، تنگ نظر قومیت و وطنیت کے سب سے بڑے مخالف اور انسانیت و اسلامیت کے عظیم داعی ہیں۔" (نقوش اقبال ص ۲۳)

اقبال کی شاعری فکر و فن کی آماجگاہ ہے۔ ان کا اکثر کلام فلسفیانہ، صوفیانہ، مذہبی، سیاسی اور قومی مسائل و مباحث پر مشتمل ہے۔ غرض کہ وہ ایک عظیم شاعر، اسرار کائنات کے رمز شناس اور فلسفی ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف اور صفات کے حامل، قرآن و تعلیمات نبوی کے والہ و شیدا تھے۔

ڈاکٹر طہ حسین اقبال اور ابو العلا معری کے تقابلی جائزہ میں رقم طراز ہیں: "اسلامی تاریخ ایسے سخن سنج شاعروں کو جانتی ہے، جن سے اسلامی شعر و ادب کا دامن بھرا ہے اور جنھوں نے اس کے حسن میں چار چاند لگائے ہیں۔ ایک ہی جیسی طرز کا شاعر ہے۔

اقبال اردو اور فارسی زبان کا عظیم شاعر تھا۔ ابو العلا معری آئے ہیں کہ اقبال پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ... کی حیثیت اس کے رگ و پے میں اتر چکی تھی۔ اس کے ضمیر و خمیر کا جزو بن چکی تھی۔ ... کے دیار و معیار کا تذکرہ اس کے اشعار میں ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا یقین تھا کہ انسانیت کے درد کا درماں نسخہ شفا حکیم قرآن ہے اور دین اسلام انسانیت کی شاہ کلید ہے۔ ... اور ہر زمانہ میں اصلاح و فلاح کے کام کے لئے معاون اور تعمیر حیات ضروری ہے۔" یہ تو ڈاکٹر طہ حسین کا اقبال کی خیال و تحریر تھا، مگر اقبال اپنے متعلق جو بیان کرتے ہیں کہ ان کا بنیادی پیغام قرآن و اسلام کی تعلیمات پر مبنی تھا۔

"اقبال اور قرآن"

قرآن روحانی کی ایک ایک پلٹ دینے والا کلام ہے۔ اس میں وہ مقناطیسیت ہے جو دلوں کو کھینچ لیتی ہے۔ اس میں وہ کیفیت ہے کہ اس کو پڑھ لیا، شجر و حجر بھی جھومنے لگتے ہیں۔ وہ ملائک ... ہے جو دل کے سارے تار جوڑ دیتی ہے۔ وہ قوت ہے جو روح کو سرشار کر دیتا ہے۔ وہ آگ ہے جو ذہن و دل کی تاریک دنیا کو منور کر دیتی ہے۔ وہ طاقت ہے جو ایک نئے انسان کو جنم دیتی ہے۔ وہ پھول ہے جس کی شمیم روح اور مشام جان کو معطر کر دیتی ہے۔

"اقبال کی زندگی پر یہ کتاب جس قدر اثر انداز ہوئی ہے، اتنا وہ کسی شخصیت سے متاثر ہوئے ہیں، اور نہ کسی کتاب نے ان پر اثر ڈالا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی پوری زندگی قرآن مجید میں غور و فکر اور تدبر و تفکر کرتے گزاری۔ قرآن کریم پڑھتے، قرآن سوچتے، قرآن بولتے۔ قرآن مجید ان کی محبوب کتاب تھی جس سے انھیں نئے نئے علوم کا انکشاف ہوتا، اس سے انھیں ایک نیا یقین، ایک نئی روشنی اور ایک نئی قوت و توانائی حاصل ہوتی۔ جوں جوں ان کا مطالعہ قرآن بڑھتا گیا، ان کے فکر میں بلندی اور ایمان میں زیادتی ہوتی گئی۔" (نقوش اقبال ص ۲۲)

اور پوری زندگی اسی کی درس و اشاعت میں کوشاں رہے۔ فلسفہ کی عقدہ کشائی اپنا فرض سمجھتے تھے۔ شخصیتوں پر بھی بحث و نظر کیا، تاریخ کو کھنگالا، روایات سلف کو سینے سے لگایا اور آخری وقت تک قومیت اور وطنیت کی دھجیاں اڑاتے رہے، اور ہمیشہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین و تبلیغ کرتے رہے، اور انھیں یہ سبق دیا کہ اسلام عالم انسانیت کی فلاح و نجات کا ضامن ہے اور اسی کی تعلیمات فلاح و بہبود اور حصول ترقی کا دار و مدار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کو اپنے کلام کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے کوشاں و سرگرداں رہے۔ انھوں نے قرآن کا مطالعہ انتہائی گہرائی اور گیرائی کے ساتھ کیا تھا، اور مبدا فیاض نے ان کو فہم و فکر کا جو حصہ عطا کیا تھا، چنانچہ ان کی نظر ان کی فکر قرآنی فکر تھی۔

درحقیقت اقبال کبھی شاعری کو مقصود بالذات نہیں سمجھا، بلکہ انھوں نے اعلانات اور اشارات کے ذریعہ حیات انسانی فطرت اور تقدیر کے اسرار و رموز ہمارے لئے بے نقاب کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کو بغیر سمجھے اقبال کو سمجھنا یا سمجھانا ممکن نہیں۔ انھوں نے اپنے اس شعر میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ؎

میری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرم راز درون میخانہ

اقبال کے قرآنی طرز فکر کے متعلق مولانا مودودی نے کس قدر سچ فرمایا ہے:

"مغربی تعلیم و تہذیب کے سمندر میں قدم رکھتے وقت وہ جتنا مسلمان تھا، اس کے منجدھار میں پہنچ کر اس سے زیادہ مسلمان پایا گیا۔ اس کی گہرائیوں میں جتنا اترتا گیا، اتنا ہی زیادہ مسلمان ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس کی تہہ میں جب پہنچا تو دنیا نے دیکھا کہ وہ قرآن میں گم ہو چکا ہے، اور قرآن سے الگ اس کا کوئی فکری وجود ہی باقی نہیں رہا، وہ جو کچھ سوچتا تھا، قرآن سے الگ اس کا کوئی فکری وجود باقی نہیں رہا، جو کچھ دیکھتا تھا قرآن کی نظر سے دیکھتا تھا۔" (جوہر اقبال ص ۲ ذکری، تنقیحات صفحہ ۲۱۹)

پروفیسر یوسف سلیم چشتی "شرح بانگ درا" میں مولانا مودودی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

"ابتدائی دور میں اقبال شہید جستجو نظر آتے ہیں، لیکن یورپ جاکر یہ جستجو پر مقصود پا گئی۔" ؎

جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے
خوبی قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے

کلام اقبال کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ گل قرآن حکیم کا پیغام ہے جس کی اشاعت وہ آخری وقت تک کرتے رہے۔" (شرح مقدمہ بانگ درا صفحہ ۱۵)

اور شرح ضرب کلیم میں لکھتے ہیں کہ "علامہ اقبال نے اپنے آفاقی فکر اور عالمی تخیل پیدا کرنے میں قرآن کریم کا بھرپور ہاتھ رہا ہے، چنانچہ لکھا ہے:

اقبال کا کمال فن یہ ہے کہ ان کے یہاں تفصیل بھی ہے اور اجمال بھی۔ یعنی جس بات کو پوری کتاب میں لکھتے ہیں، اسی کو وہ مختصر بیان کر دیتے ہیں اور میری رائے میں یہ فن قرآن حکیم کی رو سے شدید وابستگی کی بدولت سیکھا۔" (مقدمہ شرح ضرب کلیم صفحہ ۱)

علامہ اقبال کے اس دل لگاؤ اور شدید ارتباط کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کریم نے ان کی زندگی پر بھی شدید اثر ڈالا۔ چنانچہ اقبال کامل میں مولانا عبدالسلام ندوی مرحوم کی مذہبی زندگی پر قرآن کے اثرات کے متعلق لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب کی مذہبی زندگی کے اعمال اور مشاغل میں ایک نہایت عزیز چیز تلاوت قرآن ہے، اور گذر جانے کے بعد بھی روزانہ قرآن مجید کی تلاوت نہایت پابندی سے کرتے تھے، اور ان کے اس ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کے والد نے یہ نصیحت کر دی کہ تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھ کر پڑھو کہ گویا تم پر نازل ہو رہا ہے۔ اقبال خود بھی اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ یقیناً یقیناً مرحوم کے تلاوت کا انداز بھی ہوتا تھا۔ (اقبال کامل صفحہ ۴۶)

دار الحدیث رحمانیہ!

درس و تدریس کا اجراء

مقام مسرت ہے کہ انتظار بسیار کے بعد بالآخر ۱۰ اگست سے دار الحدیث رحمانیہ میں درس و تدریس کا آغاز عمل میں آگیا۔ یہ افتتاح حضرت مولانا عبد الصمد شرف الدین صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا، جو ملک و بیرون ملک کی ایک معروف علمی شخصیت ہیں اور آج کل ریسرچ کے سلسلہ میں حیدرآباد میں مقیم ہیں۔

عربی تعلیم کی اہمیت اور بعض دینی مسائل جیسی دشوار [illegible] کی اہمیت اور مسلمانوں کا اب نظر میں سمجھنے کے قابل ہے۔ مولانا عزیز کی آل انڈیا ریڈیو کی حقیقت [illegible] اور مستقل صورت میں اسی طرح کی کوششوں سے دہلی کا [illegible] ہو سکتا ہے۔

دہلی کی اس قدیم درسگاہ دار الحدیث رحمانیہ کا اجرا عمل میں آیا ہے ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء کو صوفی نذیر احمد کاشمیری صاحب نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا ——— فی الحال [illegible] ...

تعلیمی اعتبار سے ابھی ابتدائی جماعت ہی کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن امید ہے کہ جلدی جیسے جیسے طلباء کی تعداد بڑھے گی، درجہ بدرجہ جماعتیں بھی جاری کئے جا سکیں گے۔ دار الحدیث میں قدیم و جدید عربی کے ساتھ ساتھ عصری علوم اور صحافت کی تربیت دینے کا بھی پروگرام ہے۔ مدرسہ میں تقریباً [illegible] ہزار روپے [illegible] طلبا کے کھیل کے میدان کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ [illegible] اور مدرسہ دار الحدیث کو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔

دار الحدیث رحمانیہ اصل میں کوئی نیا تعلیمی ادارہ نہیں ہے بلکہ پرانے مدرسے رحمانیہ کی نئی شکل ہے جو تقسیم ملک تک ہندوستان کی ایک ممتاز دینی درسگاہ تھی۔ [illegible] مدرسہ رحمانیہ کی بنیاد ۱۹۲۱ء میں مولانا عبد العزیز رحیم آبادی کی تحریک پر شیخ عبد الرحمان اور شیخ عطاء الرحمان نے رکھی تھی اور ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۷ء تک یہ ہندوستان میں ایک عالیشان بلڈنگ میں قائم تھا۔ یہ ہندوستان میں جماعت اہلحدیث کا سب سے اہم اور سب سے بڑا تعلیمی ادارہ تھا۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی [illegible] مدرسہ دار الحدیث کی [illegible] کو پاکستان منتقل کر دیا گیا [illegible] معقول و منقول کی اعلیٰ تعلیم [illegible] ملک کے ہر خطے سے طلباء یہاں پڑھنے کے لئے آتے۔ مدرسہ میں رہائش کا انتظام [illegible] جماعت سے لیکر آخری جماعت تک کی تعلیم [illegible] مدرسہ کے سب اخراجات صرف ایک شخص شیخ عطاء الرحمن برداشت کرتے تھے۔ [illegible] ہزاروں روپیہ ماہانہ خرچ کر کے [illegible]

۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۷ء تک مدرسہ میں اعلیٰ معیار کی تعلیم ہوتی رہی۔ [illegible] ہیں۔ سیکڑوں علماء [illegible] اس مدرسہ سے فیض [illegible] اور وہ ہندوستان [illegible] کے مختلف [illegible] گئے۔ ان میں مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا عبید اللہ رحمانی، [illegible] مولانا عبد الغفور [illegible]، مولانا [illegible]، مولانا عبد الحلیم ناظم، مولانا نذیر احمد املوی، مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، مولانا محمد بشیر مبارکپوری وغیرہ شامل ہیں۔ [illegible] درسگاہ [illegible] اور دار الحدیث رحمانیہ [illegible] بہترین تعلیمی ادارہ [illegible] تعلیم عام [illegible] اسلام کی بھی خدمت کرنے والے طلباء نکل سکیں۔

لیجئے آزادی کا ایک اور سال گذر گیا

لیجئے آزادی کا ایک اور سال گذر گیا۔ آج جب برطانوی غلامی سے نجات حاصل کئے ہوئے پورے ۳۵ برس ہو چلے ہیں، اس طویل عرصہ میں دیکھا جاتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے۔ انگریز کے دور میں ہم بہت پیچھے تھے۔ [illegible] وزیر اعظم نے کہا کہ آزادی سے پہلے ہم ملک میں [illegible] سوئی بھی نہیں بنا سکتے تھے لیکن آج صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک میں ہندوستان کا دسواں نمبر ہے اور ترقی پذیر ممالک میں [illegible]

[illegible] بقیہ صفحہ [illegible]

اسی اعتبار سے اس ترقی کے لئے ہندوستان یقیناً قابل مبارکباد ہے۔ وہ صنعتی میدان ہی میں نہیں بلکہ علمی اور سائنسی میدان میں بھی [illegible] قدم بڑھا رہا ہے۔ [illegible] ترقی یافتہ ملکوں سے کم نہیں اور بعض دنیا کے ملکوں سے آگے ہے۔ الغرض ترقیات کا کوئی ایسا میدان نہیں ہے جس میں پیچھے ہوں۔ دنیا کے کئی ممالک اس کی صنعتی، سائنسی اور ٹیکنیکل ترقی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اخلاقی اور سماجی اعتبار سے اس وقت ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیا جاتا ہے کہ آدمی کے اس دلیل پر جس نے مذہب کی بنیاد پر آزادی کی جنگ [illegible] کیا ملک میں کتنی ممتاز باتیں جیسی [illegible] ختم ہو گئے، جن کے لئے ہم [illegible] رہے تھے۔ اور کیا ملک جرائم سے پاک ہے؟ اور کیا ایسی کیفیت ہے کہ ایک شخص با خوف و خطر کسی وقت بھی سر اٹھا کر چلا جائے۔ [illegible] باتوں کا جواب نفی میں ہے۔ اور ہندوستان خوف و ہراس کے ایسے احساسات میں محصور ہے کہ اس سے قبل کبھی دیکھنے میں نہ آئے تھے۔

کاش کہ ساری مرکزی اور ریاستی حکومتیں حق کے باتوں میں نظم و نسق اور امن و انتظام اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور سماجی ترقی کی طرف بھی توجہ دیں کہ ہر شخص امن کی زندگی گذار سکے۔ آزادی کا دن مناتے وقت ذمہ داران حکومت کو یہ وعدہ کرنا چاہئیں جو وہ عوام سے کرتے آئے ہیں اور ہر ایک الیکشن کے موقع پر ان کا اعادہ کرتے ہیں۔

آہ خلیل سیٹھ!

بیحد افسوس اور رنج و الم کے ساتھ سنی گئی کہ صدر جمعیت اہلحدیث صدر شہر [illegible] اور مشہور صنعت کار الحاج سیٹھ محمد خلیل [illegible] کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گوناگوں اوصاف کے مالک تھے۔ آپ نے دینی تعلیم کے فروغ کے لئے جو کوششیں کیں وہ قابل قدر ہیں۔ مرحوم جماعت کے سرپرست اور مربی تھے۔ ملنساری اور خوش خلقی تو مرحوم کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ مرحوم کی عزت و احترام سماج کے ہندو مسلم سب ہی کرتے تھے۔ وہ جو کام کرتے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے اور جماعتی ترقی میں لگے رہتے۔ اللہ تعالیٰ اس سانحہ پر صبر کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

جمعیۃ اہل کیمپ اس سانحہ پر رنج کا اظہار کرتی ہے اور نماز جنازہ غائبانہ ادا کرنے کی اپیل کرتی ہے۔

(ملک سلیمان، رئیس احمد شیفتی، اراکین جمعیت اہل [illegible])

ضروری اعلان

۱- اخبار ترجمان کا سالانہ چندہ چالیس روپے ہے۔ اور چندہ صرف منیجر ترجمان کے پتہ پر ہی ارسال کریں۔ کسی ذاتی نام سے رقم وصول نہیں ہوتی، اس صورت میں آپ کا منی آرڈر بیکار ہو گا۔

۲- اخبار ترجمان کا سالانہ چندہ ارسال کرتے وقت یا اخبار کے سلسلے میں خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ورنہ آپ کا خط اور منی آرڈر بیکار ہو گا۔

۳- جن حضرات نے ابھی تک اخبار کا سالانہ بقایاجات دفتر ترجمان کو ارسال نہیں کئے ہیں، وہ فوراً اپنے بقایاجات دفتر کو ارسال کریں۔ بصورت دیگر ہم اب ان کی تفصیل اخبار میں شائع کرنے پر مجبور ہوں گے۔

۴- جن حضرات نے اپنا سالانہ چندہ منی آرڈر سے دفتر کو ارسال کئے ہیں، وہ حضرات مہربانی فرما کر اپنا خریداری نمبر بھی ارسال کریں، تاکہ رقم ان کے حساب میں جمع کی جا سکے۔

۵- کسی بھی قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف صاف اردو میں لکھیں۔

محمد شریف سرتاج کھیلی

آفس سکریٹری

آل انڈیا جمعیۃ اہلحدیث ہند

۱۷۰ اُم پریس اسٹریٹ، مسجد صبانا دہلی ۶

نماز ایمان کی علامت ہے

(احمد مصطفیٰ صدیقی)

اسلام میں نماز کا درجہ:-

توحید و رسالت کی ... تسلیم کرنے ... [illegible]

[illegible]

رسول اللہ کی جانب سے تاکید نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا ... [illegible]

نماز سے ایمان کی تعمیر و حفاظت

ایمان اسلامی زندگی کی روح ہے۔ ایمان ... [illegible]

نماز طہارت روح کا ذریعہ

[illegible]

نماز مصلح اعمال ہے:-

[illegible]

اللہ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ... [illegible]

نماز گناہوں کی کثافت دھو دیتی ہے

[illegible]

نماز کے معنی اور مفہوم:-

[illegible]

... کے مخصوص ہے۔

نماز کی حقیقت:-

[illegible]

نماز کی روح:-

[illegible] ... نماز کی اصل روح ہے۔

نماز میں راز و نیاز:-

[illegible]

نماز میں خشوع و خضوع:-

[illegible]

(مجاز اعظمی)

ہندوستان میں اشاعتِ اسلام

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے پندرہ بیس برس بعد سے ہندوستان میں اسلام کا ورود شروع ہوا، وہ صبح جبکہ اسلام نے اس ملک میں قدم رکھا ہندوستان کی بت پرست سرزمین کے لئے صبح سعادت تھی، وہ صبح اگر ہندوستان کی بت پرست سرزمین کے لئے صبح سعادت تھی وہ صبح اگر ہندوستان اپنی جہالت کے جوہر سے محروم رہ جاتا۔ اسلام ہندوستان میں آیا تو ہندوستان نے اپنی قدیم تاریخ کے صفحات اس کے سامنے پھیلا دیئے۔ اسلام نے ان صفحات پر عقائد، اعمال سے لیکر معاشرت و اقتصادیات تک کے اپنے اصولی نقوش ثبت کر دیئے بلفظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان نے اپنی قدامت کی دولت پیش کی اسلام نے اس دولت کی بے بہا عقائد، اعمال کے جواہر اور معاشرت و مدنیت کے یاقوتی اصول سے مالا مال کر دیا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کا ورود، ظہور اور ان کی آمد درحقیقت کوئی چیونٹی کی چال نہیں تھی کہ تاریخ کی نظر سے مخفی رہ جاتی اور اس کے حالات کو بعد میں افسانہ کے طور پر بیان کیا جاتا بلکہ یہ ایک ایسا انقلاب تھا کہ اندھی سے اندھی آنکھ اور اونچے سے بہرا کان اس کو اپنی اصلی حالت میں دیکھ اور سن سکتا تھا پھر بعد میں جاکر ہندوستان میں مسلمانوں نے جو نو سو سال تک حکومت کی تو اس طویل مدت میں جن خطوط پر مسلمانوں نے کام کیا، وہ بھی تاریخ کا کوئی مخفی گوشہ نہیں بلکہ نمایاں مفصل باب ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی تغیر و تبدل کیا گیا تو یہ تاریخ کا رخ بدل دے گا۔

آج ایک بار پھر ہندوستان میں کچھ لوگوں کی طرف سے مسلمانوں اور اسلام کے دور حکومت ہندوستان کے دور حکومت پر کچھ اس طرح سے تنقید کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کو ایک سفاک ظالم اور ہندوؤں کا ابدی دشمن پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ کوشش کئی صدی پیشتر عیسائیوں نے کی تھی پھر انگریزوں نے بھی کی تھی جبکہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں سے شکست کھا کر حکمران ہو گئے تھے۔ اور اب ان ہندوؤں کی طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ جو ہندوستان میں مسلمانوں کی بزدلی پر شادمانہ بجا رہے تھے کیونکہ اس وقت اسلام اور ذلت وابستہ ہو گئے تھے لیکن پھر بھی ہمارا دل یہ کہتا ہے کہ انھیں خوب معلوم ہے کہ اسلام کی حقیقی کشش اس کی مظلومیت کے دور میں ہی ظاہر ہوا کرتی ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ مخالف اسلام خود ہی لے کر پہنچ ہے اور کلمہ اسلام پڑھ کر اس میں داخل ہوا ہے۔ اب مسلمانوں کی نالائقی کے باوجود ان کے وجود کو ہوا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہندو لوگ ان سے نفرت کرنے لگیں۔

اس وقت مسلمانوں اور اسلام کی تاریخ پر سیاہی پھیرنے کی جو لوگ کوشش کر رہے ہیں ان میں سب سے اول نمبر راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر گرو گولوالکر کا ہے۔ یہ ملک کے طول و عرض میں پھیر دورے کر رہے ہیں اور طرح طرح کی اشتعال انگیز تقریروں سے ہندو مسلمانوں کو خون رلا رہے ہیں۔ ہمیں حکومت سے کچھ کہنا نہیں جبکہ وہ اس قسم کے لیڈروں کو کھلی آزادی کیوں دے رہی ہے۔ حکومت کی شاید اپنی مصلحتیں ہوں کہ یہ کھلے طور پر پورے ملک میں رائج ہیں اس لئے مصلحت خود ان میں ہیں ان میں الجھنا نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں ان اہل علم ہندوؤں سے گزارش کرنی ہے جو تاریخ عالم کے ہر دور کے اتار چڑھاؤ سے واقف ہیں کہ آپ اپنی جرات کو کام میں لائیں اور اس طرح کی اشتعال انگیز جھوٹی تقریروں کی تردید اپنے سیاسی جلسوں، مذہبی اجتماعات اور ادبی مجلسوں میں کریں۔ یہ کام اگر مسلمانوں کی طرف سے ہوگا تو ہندوؤں پر اس کا اثر نہ ہوگا۔ مگر آپ کے بیانات جھوٹے خیالات کا دھارا موڑ سکتے ہیں۔ آپ اس کام کے لئے اٹھیں گے تو سچی شہادتیں، صحیح تاریخ اور مسلمہ تسلیم واقعات کے انبار آپ کی پشت پناہی کے لئے ہر زبان میں ہر جگہ ہر ایک کے پاس محفوظ ملیں گے۔

تاریخ میں گول مال

راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر گرو گولوالکر نے تاریخ میں بڑا گول مال کیا ہے۔ آپ دہلی کے ایک جلسہ عام میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو کیا تیرہ فرماتے ہیں:-

"آج سے چند صدی پیشتر مٹھی بھر مسلمان درۂ خیبر کے راستے سے ہندوستان آئے تھے اور انھوں نے یہاں کی خانہ جنگیوں سے فائدہ اٹھا کر سارے ملک پر قبضہ کر لیا اور یہاں پر سو سال حکومت کی۔ یہ قاعدہ ہے کہ جہاں جیسی حکومت ہوتی ہے وہاں ویسا مذہب ہوتا ہے۔ ان مٹھی بھر مسلمانوں نے یہاں کے رہنے والوں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ ان کے گھر لوٹے اور تلواروں کی نوک پر سخت ٹارچر ان کے مذہب کو ناپاک بنایا۔ ان سے کہا کہ اب تمہارا مذہب خراب ہو گیا اس لئے مسلمان ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ نیز مسلمانوں کی حکومت میں ہندوؤں نے عزت اور دولت حاصل کرنے کی غرض سے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مسلمان امیروں اور افسروں کے ساتھ بیاہ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا۔"

پھر آگے چل کر گولوالکر نے مسلمانوں کو غداری کا تمغہ یا سرٹیفکٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جو لوگ زبردستی مسلمان یا عیسائی بنائے گئے ہیں، ان کو چاہئے کہ وہ اب پھر اپنے مذہب میں آ جائیں یعنی ہندو بن جائیں۔"

اس تقریر میں کئی چیزیں قابل غور ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہندوؤں کی خانہ جنگیوں سے فائدہ اٹھا کر مٹھی بھر مسلمانوں نے ملک پر قبضہ کر لیا۔ ہندو تاریخ کو گرو گولوالکر سے زیادہ جانتے ہوں گے کہ یہ خانہ جنگیاں کیوں ہوتی رہیں — ہندوستان میں ہندو دھرم کی قدیم تاریخ میں مذہبیت کا عنصر غالب رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مذہبیت کا تسلط ہی ہر اس دور تھا کہ ملک کا ذرہ ذرہ ایک دیوتا نظر آتا تھا لیکن اس مذہبیت کے باوجود انہیں بھی لڑائیوں کا سلسلہ قائم رہا۔ یہ چیز بھی قابل غور اور ہندو دھرم کے لئے عبرت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذاہب تو انہیں کے اختلافات مٹانے کے لئے ہوتے ہیں۔ مگر ہندو دھرم کی ہیئت ہی میں اختلافات اور باہم آویزش کی کافی مقدار موجود ہے۔ وہ مختلف ذاتوں، گوتوں اور برادریوں کی تعیین کر کے ایک دوسرے پر فوقیت دے کر مذہبی احکام نافذ کرتا ہے۔ اور اس امتیاز کی مضبوط سطح پر جب اس کی مذہبیت کا جیالا بجز ہے تو ایک ہی بھیڑ میں ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہی چیز ہندو دھرم کو خیرباد کہنے کی اصل علت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ہندو دھرم کبھی بھی اپنے ماننے والوں کو ایک جگہ جمع نہیں کر سکتا۔ بلکہ آپس کے ٹکراؤ میں مصالحت کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ بعض ذاتوں کے ساتھ اس کی جانبداری مسلم ہے۔ اسی ٹکراؤ کی آری بھول اور مظلوم جاتیوں نے ہندو دھرم کی ستم رانیوں سے پناہ میں رہنے کے لئے جب بھی فریاد رسی کے لئے پکارا تو اسلام نے بڑھ کر ان کو سینے سے لگایا۔ اور ان کو اونچ نیچ کی دنیا سے نکال کر ایک مساوی سطح پر اخوت کے ساتھ بٹھا دیا جس پر سب بھائی بھائی بن گئے۔

اس وقت بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نیچی ذات کے ہندوؤں کا مسلمان ہونے کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے

پچنول ہمیشہ سے آزمائی ہوئی

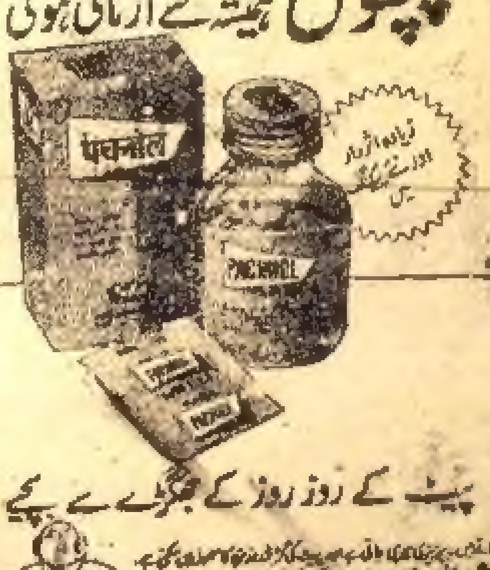

پیٹ کے روز روز کے جھگڑے سے بچئے

پچنول

ہمدرد

بلکہ مذہب کی گرفت اتنی سخت ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی مذہب پر حملہ ہوتا ہے تو انسان ہر ممکن اقدام کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ ان حالتوں کا فیصلہ اگر خود حکومت کو بھی دیا جائے تو ہندو دھرم کی کتابوں کی ان تمام آیات کا کیا ہے گا جن میں بالخصوص دوسروں کے لئے وعید ہے۔ ظاہر بات ہے کہ وہ مسلمات سے نہ ہٹائے جا سکتے ہیں اور نہ بدلے جا سکتے ہیں۔ لیکن ضرورت یہی ہوگی کہ ہندو دھرم اور اس کی کتابوں کو عملی زندگی سے خارج کر دیا جائے، اور وہی دن ہوگا جب کی بات گول والکر جی [illegible] ہے۔

گول والکر جی کی تقریر میں دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے زبردستی ہندوؤں کو مسلمان بنایا اور گائے کا گوشت ان کے کنوؤں میں ڈال کر ان کو مسلمان بنایا۔ یہ گوشت والا افسانہ تو بالکل جھوٹا ہی ہے۔ مگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس سے ہندو دھرم ہی کا پول کھلتا ہے کہ یہ دھرم اتنا سستا اور کمزور ہے کہ اگر کوئی دوسرے دھرم والا اصولی بات کہہ دے تو فوراً ہندو دھرم کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور کنویں میں کوئی دوسرا شخص ڈال دے تو خراب ہو جاتا ہے ہندو دھرم! ہندو دھرم کی بندش اتنی کمزور اور بودی ہے کہ ہلکے سے ایک ہلکی سی آواز دینے پر بندش ٹوٹ جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اسلام کی جڑ بندی اتنی مضبوط ہے اور اس کی گرفت اتنی مستحکم ہے کہ جس کسی پر بندش پڑ گئی ہو کوئی زور بھی متاثر نہیں کر سکتا۔ اگر کسی مسلم کو کوئی غیر مسلم دھوکے سے جس کی [illegible] اور پھر اس کی خبر دے تو اس سے اسلام میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آ سکتا۔

تقریر کے اس حصے سے جہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہندو دھرم کی حقیقت کیا ہے وہاں یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ہندو دھرم کے فروغ کے دنوں میں جب وقت [illegible] رہا اور [illegible] ہوتی تھی اس وقت اس کے ماننے والوں کے مقابلہ پر [illegible] ہو سکے۔ [illegible] ہندو دھرم [illegible] ہندو دھرم کی [illegible] ہے [illegible] ہندو [illegible] کرنے لگے [illegible] ہندو دھرم کی تبلیغ و تحریک کو سخت [illegible] ہوں [illegible] ہندو دھرم [illegible] ہو جائے۔ [illegible] دونوں [illegible] دھرم ختم ہو گیا [illegible] وغیرہ [illegible] ہندوؤں کو [illegible] صورت ہے [illegible] یہ بات کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کو زبردستی

مسلمان کیا تو یہ ایک فرسودہ سی بات ہے۔ اس کی تردید میں خود غیر مسلموں کی اتنی شہادتیں ہیں کہ شاید گول والکر جی کے سر کے بال گنتے گنتے ختم ہو جائیں، مگر یہ شہادتیں باقی رہ جائیں گی۔ چند شہادتیں لکھی جاتی ہیں جو گول والکر جی کی بے دلیل باتوں کے خلاف دلیلیں ہیں۔

(۱) علی گڑھ کالج کے سابق پروفیسر ڈاکٹر ڈبلیو ٹی آرنلڈ اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

"یہ فرض کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے جو کچھ جبر اور جوش دکھلایا وہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے برہمنوں کو قتل کیا، اورنگ زیب نے ہندوؤں پر ظلم کیا، حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے ہندوؤں کو زبردستی ختنے کر کے مسلمان کیا، لیکن [illegible] مسلمانوں میں سے جو بادشاہ [illegible] مسلم بادشاہوں کی نسل سے ہیں جن پر کوئی جبر تک روا نہیں رکھا گیا۔ جو لوگ مسلمان حملہ آوروں کے قوت سے مسلمان ہوئے تھے، ان کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد پلٹ جاتے تھے، جبکہ مسلمان فاتحین دوسری جگہ کا راستہ لیتے۔ آج مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد خود اس بات کی دلیل ہے کہ [illegible] اسلام [illegible] کب تک اس پر رہا؟"

ہندوستان کا [illegible] کی تحریر سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس رائے سے محمود غزنوی کی جس طرح [illegible] قبول کی اس کا حال محمود کے وزیر نے یہ لکھا ہے کہ ۱۰۱۹ء میں محمود [illegible] پر پہنچا [illegible] ریاست میں تھا [illegible] وہاں کا راجہ تھا جو بادشاہ کا [illegible] ہے۔ جس وقت [illegible] کا حال [illegible] اور [illegible] کہ اسلام قبول کرے۔ [illegible] کر کے [illegible] اسلام قبول کیا اور بت پرستی سے انکار کیا۔ لیکن ان مسلموں نے محمود کے حاشیہ میں اعتراف کیا [illegible] مسلمان [illegible] ہندوستان کی نسبت ہے۔ چنانچہ ۱۱۹۳ء میں جب قطب الدین ایبک نے [illegible] کو فتح کیا [illegible] نے [illegible] دہلوی سے مقابلہ کیا [illegible] جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ہندو تھا حالانکہ

کوئی کام آتا نہیں ہنگامِ موت

دے رہا ہے ہر نفس پیغامِ موت — تو ہے اے انسان زیرِ دامِ موت

جلوۂ محبوب ہے انجامِ موت — کس قدر محبوب ہے انجامِ موت

موت سے کوئی بچا سکتا نہیں — کوئی کام آتا نہیں ہنگامِ موت

رنج و غم کر دیں اگر جینا محال! — اس پہ بھی جائز نہیں اقدامِ موت

اٹھ رہے ہیں راہِ پیری میں قدم — ہو رہا ہے قلب پر الہامِ موت

جا رہی ہے زندگانی تجھ سے دور — آ رہے ہیں روبرو ایامِ موت

سر پہ یہ میرے نہیں موئے سفید — یہ سمجھ اب آ گئے احکامِ موت

سامنے ہے جس کے منظر موت کا — اس کی صبحِ زیست بھی ہے شامِ موت

موت سے پہلے ہی مر جائے بشر — اس پہ کھل جائیں اگر آلامِ موت

جس کا جتنا زندگی سے پیار ہے — اتنا ہی روتا ہے وہ ہنگامِ موت

ان شہیدانِ وفا کی بات کر — پی گئے جو بادۂ گلفامِ موت

آ گیا مے خانۂ ہستی میں جو!
جائیگا پی کر وہ عاجز جامِ موت

خوشخبری

ابھی چند دنوں پہلے ادارہ دارالسنہ گیتڑی بازار ضلع گونڈہ نے جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم حضرت مولانا بشیر الرحمٰن صاحب گونڈوی مرحوم کی ایک اہم کتاب "ارکانِ اسلام" کو دوسری بار شائع کر کے مفت تقسیم کیا تھا۔ اب مرحوم کی اپنے موضوع پر منفرد کتاب "خطباتِ اسلام" شائع ہو گئی ہے جو حسب سابق مفت تقسیم ہوگی۔ تمام دینی مشفق حضرات خصوصاً ائمہ مساجد، طلباء، مونہار دانشوران مدارس اہل حدیث اپنی کاپیوں سے رجوع کریں۔ البتہ محصول ڈاک بھیجیں، درخواست ہے کہ ضرورت کے مطابق نسخوں کی تعداد سے ادارہ کو مطلع کریں، تاکہ مستحقین تک پہنچ جائیں اور آسانی ہو۔

یاد رہے کہ خطباتِ اسلام دو جلدوں میں شائع ہو رہی ہے۔ یہ کتاب کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ چند ماہ بعد طبع ہوگا جس کا اعلان اخبار "ترجمان" کے ذریعہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

(مولوی) عبد الرب خان مدیر دار السنہ گیتڑی بازار ضلع گونڈہ یو۔ پی۔

ضرورت امام و مدرس

جماعت اہلحدیث کا بجور کو ایک ایسے امام کی ضرورت ہے جو پنجگانہ امامت و خطابت کے علاوہ مدرسہ میں بچوں کو قرآن مجید ناظرہ، اردو اور دینیات پڑھا سکیں۔ حسبِ ضرورت انگریزی اور ہندی، حساب جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ خواہش مند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

(مولانا) حکیم اسلم، مکان نمبر ۲۳ محلہ مسجد بھل گنج کا بجور، گونڈہ نمبر ۲۸۰

یہ ہوت کی امداد سے تھا علاوہ ازیں قطب [illegible] کے زمانہ میں ہندوستان کی رعایا میں کوئی مسلم موجود نہیں تھا۔"

(۲) مذہب الناس کے دور میں اگر کوئی چیز نظر آ رہی ہے تو وہ اسلام کی پاک تعلیم ہے۔ سب سے بڑی اس بات کی عملی شہادت ہے کہ اسلام کی فتح تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اسلام فی الحقیقت شرک و بت پرستی کے مذہب سے بہت بلند حقیقت رکھتا ہے۔"

(پرنسپل آف ناٹس کی کتاب الاسلام)

(۳) جس حیرت انگیز آسانی سے اسلام عالم میں پھیلتا جاتا ہے وہ اسی مذہب کیا تو مخصوص ہے۔ جس جگہ کسی مسلمان کا گذر ہو گیا ہے۔ وہاں مذہب اسلام قائم ہو گیا ہے۔ وسط افریقہ اور [illegible] میں جہاں عرب بھی فاتحین کی حیثیت سے نہیں گئے۔ بلکہ تاجروں کی صورت میں گئے۔ وہاں اس وقت کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ ان ملکوں میں ساری اشاعت دین برضا و رغبت اور بلا جبر ہوئی ہے۔"

(ڈاکٹر لیبان تمدن عرب)

(۴) ہندو مسلم اتحاد اور [illegible] کے علمبردار گاندھی جی نے ایک مضمون "ینگ انڈیا" میں لکھا تھا کہ "قرآن شریف میں اس بات کی کہیں سند نہیں ملتی کہ غیر مذہب والوں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ قرآن نے صاف اعلان کر دیا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی مذہب میں کوئی زبردستی نہیں۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے کسی مسلمان نے آج تک زبردستی مسلمان بنانے کو پسند نہیں کیا۔ اگر تاریخی حیثیت سے گفتگو کی جائے تو زبردستی مسلمان بنانے کا الزام پیروان اسلام پر عائد نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب کبھی زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تو خود مسلمانوں نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی۔"

(پیام [illegible] گاندھی جی)

(۵) سوامی [illegible] ہندوستانی [illegible] کے [illegible] ہو گئے۔

"اسلام کی اشاعت کا اصلی سبب [illegible] کی سادہ صاف تعلیم، اس کے بانی کی پاک صاف [illegible] زندگی ہے"

([illegible])

(۶) [illegible] کا بیان ہے۔

"اسلام کی [illegible] تلوار [illegible] نہیں بلکہ اس کی [illegible] مساوات اور اس کی قوت جاذبہ میں ہے۔"

([illegible] دہلی)

(۷) مسٹر [illegible] ایک مشہور [illegible] ادیب [illegible] نے ایک مضمون کے ضمن میں [illegible] خیال [illegible] ہے۔

[illegible] کا خیال ہے کہ لاکھوں ہندوؤں کا اپنا آبائی مذہب ترک کر کے مذہب اسلام میں داخل ہونا تمام تر مسلمان حکمرانوں اور مسلمان حملہ آوروں کے جبر و تشدد کا نتیجہ تھا۔ مسلمان حملہ آوروں میں تبلیغ مذہب کا جوش ضرور تھا۔ لیکن گذشتہ آٹھ صدیوں میں لوگوں نے جو تبدیلی مذہب کیا ہے۔ ان سب کو محض جبر و تشدد کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا۔ مسلمانوں کے سیاسی غلبہ و اقتدار کا زوال اور سلطنت مغلیہ کی تباہی و بربادی پوری ہو چکی تھی اور ملک [illegible] میں [illegible] اور پنجاب میں سکھوں کی حکومت [illegible] تھی لیکن یہ تبدیلی مذہب کا سلسلہ بند نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ اس کی رفتار [illegible] ضرور ہے اس لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہندوؤں کا آبائی مذہب چھوڑ کر ایک [illegible] کی حیثیت میں مذہب اسلام میں داخل ہونا خود ہندوؤں کے نظام معیشت کی فرسودگی اور مذہب اسلام کی قوت جاذبہ و مقبولیت ہے۔ [illegible] اس مروجہ خیال کو اپنے دل کو تسلی نہیں دی جا سکتی کہ ہندوؤں کا مذہب اسلام قبول کرنا جبر و تشدد کا نتیجہ تھا۔

چھوت چھات [illegible] کا سب سے بڑا [illegible] دشمن ہے میرے خیال میں [illegible] کی زندگی [illegible] ہندوؤں کے مختلف طبقات میں معاشرتی مساوات کا نہ ہونا اور ان لوگوں کے ساتھ [illegible] اچھوت ذات کے نام سے موسوم کرنا پسند کرتے ہیں۔ [illegible] اچھوتوں کا [illegible] برتاؤ [illegible] ان سب باتوں نے لاکھوں ہندوؤں کو اسلام کے حلقہ میں داخل کر دیا [illegible] اگر حالات میں پوری تبدیلی نہ ہو [illegible] مستقبل قریب میں [illegible] تبدیلی مذہب کے [illegible] اور زیادہ [illegible] ہے۔

([illegible])

یہ چند شہادتیں ہیں ورنہ اگر [illegible] غیر متعصب [illegible] انگریزوں کی [illegible] ہندوؤں [illegible] اگر ان کو ہم [illegible] دینا چاہیں تو ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

گاندھی جی کی تقریر میں تیسری قابل غور بات یہ تھی کہ [illegible] نے [illegible] ہے کہ [illegible] مسلمان [illegible] وہ پھر ہندو ہو جائیں۔ لیکن اس کا جواب [illegible] اگر [illegible] دعوت [illegible] کہ اس وقت جتنے [illegible] ہندو [illegible] ہیں [illegible] کی پناہ میں آ جائیں۔ جس سے علاوہ ہندوؤں کی پناہ [illegible] یہ دعوت گاندھی جی کی دعوت سے کہیں زیادہ [illegible] جاذب قلب [illegible] ہے۔

ایک ہی بات جو گاندھی جی کی تقریر میں نمایاں [illegible]

وہ نہایت [illegible] اور [illegible] ہندو دھرم کے [illegible] ہے جس امید ہے کہ ہندوؤں کا [illegible] کے خلاف نفرت کا اظہار کرے گا۔ کہ مسلمانوں کی [illegible] میں کس قدر [illegible] پائی جاتی ہے۔ [illegible] اور دولت کے لئے ہندوؤں نے [illegible] ہزاروں [illegible] کو مسلمان، عیسائی اور [illegible] بنا دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ [illegible] ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لیا۔

یہیں اس [illegible] بحث کرنی [illegible] مقصود نہیں ہے بلکہ [illegible] ہندوؤں [illegible] کے وہ

گاندھی جی کے [illegible] ہندو [illegible] مساوات [illegible] ہندو [illegible] کی [illegible] اہتمام [illegible] ہے۔ [illegible] دولت [illegible] کے لئے [illegible] مسلمانوں [illegible] کو مسلمان بنا دیا [illegible] ہندوؤں [illegible] کر کے [illegible] گئے۔

درسِ حیات!

تری نگاہ اگر زندگی عطا نہ کرے
وہ بدنصیب کبھی کوئی مدعا نہ کرے

شکایتِ غم و اندوہ برملا نہ کرے
کسی کو رازِ محبت سے آشنا نہ کرے

خبر نہیں کہ تجھی پر مدارِ ہستی ہے
تو بدنصیب ہے گر جہدِ ارتقا نہ کرے

غلط غلط کہ وہ غیروں کے کام آئے گا
جو اپنے واسطے کچھ سعیٔ ارتقا نہ کرے

بساطِ دہر کے شاطر سے بات کیا معنی
جو خود کو لعنتِ دنیا میں مبتلا نہ کرے

بقدرِ ظرف ہر ایک رند کو پلاتا ہے
ہے بے نیاز کرے کوئی التجا کہ کرے

مجھے بھی ناز ہے طوفاں کی چیرہ دستی پر
بلا سے کوئی بھی امداد ناخدا نہ کرے

ترے نوازش و اکرام عام ہے لیکن
وہ بدنصیب جو تجھ سے بھی التجا نہ کرے

رہِ وفا میں کچھ اس کا مقام بالا ہے!
نسیم جو غم و اندوہ کا گلہ نہ کرے

اسلامی مزاج و ماحول کی تشکیل و حفاظت میں

حدیث کا بنیادی کردار

بعثتِ محمدی کے مقاصد اور شعبہ ہائے چہارگانہ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت و تعلیم کے مقاصد و نتائج جہاں قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں وہاں وضاحت سے چار چیزوں کا تذکرہ کیا گیا۔

(۱) تلاوت (۲) تعلیم کتاب (۳) تعلیم حکمت (۴) تزکیہ نفس

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ (سورۂ جمعہ ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (سورۂ بقرہ ۱۵۱)

جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے، اور تمہیں پاک کرتا ہے، اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

درحقیقت بعثتِ محمدی ان چاروں شعبوں پر مشتمل تھی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح [illegible] کتاب و حکمت سکھایا، اسی طرح سے اخلاق کے عادات و کیفیات، یا یقین و ایمان، یا ذوق و شوق، [illegible] یا جذبۂ زہد و قناعت، دنیا کی [illegible] حسن سلوک و ہمدردی [illegible] مکارم اخلاق [illegible] عبادت، خوف و خشیت [illegible] کی دولت عطا فرمائی [illegible] کے ساتھ [illegible] زندگی میں [illegible]

وہ عناصر و عوامل جنہوں نے صحیح اسلامی مزاج و ماحول کی تشکیل کی

[illegible] حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت [illegible] تمام سعادتوں کا سرچشمہ تھی، اور اس سے پوری زندگی [illegible] اسلامی معاشرہ وجود میں آیا [illegible] معاشرہ اور [illegible] کی تشکیل کے عناصر [illegible]

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، آپ کی زندگی، سیرت و اخلاق (۲) قرآن مجید (۳) [illegible] تعلیم و تلقین۔

[illegible] بعثت نبوی کے مقاصد و نتائج [illegible] کی تعمیر و تشکیل میں ان تینوں عناصر و ارکان کا دخل ہے۔ [illegible] ان تینوں کے بغیر ایک مکمل معاشرہ کی زندگی [illegible] عقائد و اعمال، اخلاق، جذبات، [illegible] ذوق [illegible] صحابہ کرام [illegible] زندگی میں [illegible] کیفیات نظر آتی ہیں [illegible] تلاوت کتاب [illegible] سیرت و اخلاق [illegible] آنکھوں کے سامنے تھے [illegible] اسلام کا [illegible] کیفیات [illegible] اخلاق کے حقائق بھی تھے۔

صحابۂ کرامؓ کی اسلامی زندگی میں ذوق، مشاہدہ اور صحبت کا حصہ

صحابہ کرام [illegible] قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ [illegible] کی تعریف بھی سنی تھی [illegible] کیفیت اسی وقت معلوم کی جب آپ کے ساتھ نماز پڑھیں [illegible] آپ کے رکوع و سجود کی کیفیت دیکھی [illegible] کیفیت اسی وقت معلوم کی جب آپ کے ساتھ نماز پڑھیں [illegible] آپ کے سینہ کی آواز [illegible] قرآن مجید [illegible] زبان [illegible]

وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ [illegible] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے [illegible] اضطراب کے ساتھ [illegible] أَرِحْنَا بِهَا يَا بِلَالُ [illegible] ان کو نماز کے ساتھ [illegible] محبت و شغف کا اندازہ نہیں ہوا [illegible] قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ (بخاری و مسلم) [illegible] جب تک دوبارہ مسجد میں نہیں آتے [illegible] قرآن مجید [illegible] دعا کی ترغیب [illegible] الفاظ و مفہوم [illegible] حقیقت [illegible] (بخاری کتاب المغازی)

تاریخ اہلحدیث

مصنف مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ مجلد، سپاری کاغذ، طباعت آفسٹ، مجلد صفحات ۴۵۶ قیمت ۴۰.۰۰

اصول روایت و درایت کا تحقیقی جائزہ، [illegible] ایک تفصیلی اور علمی نوٹ [illegible] کتاب [illegible] رہنما قرار دی ہے

مکتبہ ترجمان سے یہ کتاب بہ سہولت حاصل کی جاسکتی ہے

شائع کردہ:- مکتبۃ التوحید، غفار منزل ایکسٹنشن، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی

ضروری اطلاع

ہر قسم کے قرآن مجید، حمائل شریف، معرّی، مترجم اور محشی، سیپارہ، پارے، پنج پارے یہ تمام نہایت عمدہ کاغذ پر فوٹو آفسیٹ کے ذریعہ چھپے ہوئے موجود رہتے ہیں۔ سیپارہ اور پارے لیتھو پریس پر بھی چھپے ملیں گے۔ تھوک یا خوردہ مال منگانے کے لئے ایک جوابی کارڈ لکھ کر نمونہ طلب فرمائیں۔

پتہ

دار القرآن پرلیا نرائن پور

ضلع مرادآباد — ۲۲۹۴۱۳

[illegible]

اللہ اکبر سے نماز کی ابتدا

[illegible]

آداب نماز:-

[illegible]

[illegible]

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ بندہ جب نماز میں کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین [illegible]

[illegible]

(مولانا عبد الرحمٰن عاجز - مالیرکوٹلوی)

مٹ گئے کتنے نشاں، یاد نہیں

مدح تھی سجدہ کناں یاد نہیں — کون تھا جلوہ نشاں یاد نہیں

دلِ پُرشوق و نگاہ بے تاب — تو یہاں تھا کہ وہاں یاد نہیں

صبح دم جو سرِ گردوں گونجی — آہ دل تھی کہ اذاں یاد نہیں

جانے آئے ہیں کہاں سے ہم لوگ — اور جانا ہے کہاں یاد نہیں

چاندنی رات میں سوتے تارو! — تم کو مدفن کا سماں یاد نہیں

کھو دیا اس نے بھی کچھ کر کے — مقصدِ عمرِ رواں یاد نہیں

بحرِ عصیاں کا تموج مت پوچھ — کتنے ڈوبے ہیں یہاں یاد نہیں

اشک امڈ آئے تو معلوم ہوا — کب اٹھا دل سے دھواں یاد نہیں

اب تو سانسوں سے بھی آنچ آتی ہے — کب ہوئی سلطِ زباں یاد نہیں

کس طرح گذرے ہیں لمحاتِ حیات — قصۂ خوابِ گراں یاد نہیں!

بھرے پھولوں کا نظر سے دامن — کیا تجھے دورِ خزاں یاد نہیں

کتنے رخصت ہوئے بے گور و کفن — مٹ گئے کتنے نشاں یاد نہیں

عالمِ نزع تھا جب آنکھ کھلی — کب ہوئی بند زباں یاد نہیں

جل بسے کتنے مکیں اے عاجز

کتنے اجڑے ہیں مکاں یاد نہیں

[illegible]

نماز پڑھنے کا ثواب:-

[illegible]

[illegible]

عازمین حج کیلئے ضروری ہدایات

پچھلے دنوں بعض ہندوستانی اخبارات میں اس طرح کی خبریں شائع ہوئی ہیں جن سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ حکومت سعودی عرب نے ہند و پاک و بنگلہ دیش کے عازمین حج کی تعداد کم کرنے کے لئے کچھ نئی پابندیاں لگا دی ہیں۔ جبکہ پچھلے برسوں میں یہ تعداد تقریباً ایک لاکھ تک پہونچ جاتی تھی۔ ان بے بنیاد خبروں کے مطابق دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے عازمین حج کو چار ذی الحجہ سے پہلے یعنی فریضہ حج کی ادائیگی سے پانچ روز قبل سعودی عرب میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اس طرح کی خبروں کو من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے نیز عازمین حج کو پریشانی اور غلط فہمی سے بچانے کے لئے سعودی سفارت خانہ نئی دہلی مسائل حج سے متعلق ہدایات ذیل میں پیش کر رہا ہے۔

(۱) مملکت سعودی عرب کے سفارت خانوں اور قونصل خانوں سے حج ویزا کے لئے درخواستوں کو قبول کرنے کی آخری تاریخ ۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء ہوگی۔

(۲) (الف) خشکی کے راستوں سے موٹر گاڑیوں کے ذریعہ مملکت میں داخل ہونے کی آخری تاریخ ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء ہوگی۔

(ب) حج سے پہلے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کی زیارت کے ارادے سے جدہ بندرگاہ پر ہوائی جہازوں کے پہونچنے کی آخری تاریخ ۲۵ ذی القعدہ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء ہوگی۔

(ج) جدہ بندرگاہ پر بحری جہازوں کے پہونچنے کی آخری تاریخ یکم ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء ہوگی۔

(د) جدہ کے شاہ عبدالعزیز ہوائی اڈہ پر ہوائی جہازوں کے پہونچنے کی آخری تاریخ ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء ہوگی۔

(ہ) جدہ و ینبع سے موٹر گاڑیوں سے مدینہ منورہ جانے کی آخری تاریخ ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۸۳ء ہوگی۔

اسلام میں عورت کا مقام

اگر میاں بیوی میں اختلاف کی صورت رفع نہ ہو سکے اور معاملہ طول پکڑ جائے تو ایسی صورت میں طلاق کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ علیحدگی لفظ طلاق سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ طلاق ابغض المباحات ہے یعنی جائز اشیاء میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ طلاق بھی خوش اسلوبی کے ساتھ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تین طلاق ایک ساتھ نہ دے۔ بلکہ صرف ایک طلاق دے کہ شاید دونوں میں کوئی صلح و مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے اور خاوند رجوع کرے لیکن اگر اس کی شکل بھی نہ نکل سکے تو مرد کا فرض ہے کہ ایام عدت میں عورت کو گھر سے نہ نکالے۔ اور ختم عدت تک اس کی کفالت کرے۔ نیز ایسی صورت میں مہر کی رقم خوش دلی سے ادا کرنے اور مزید حسن سلوک کرنے کا حکم ہے اگر عورت اپنی مرضی سے کچھ رقم کا حصہ چھوڑ دے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ اور شوہر کو یہ حرام ہے کہ وہ بیوی کو جو کچھ دے چکا ہے اس سے واپس لے۔ اور نہ اس پر کسی قسم کی تہمت لگائے یا کوئی ناگوار برتاؤ کرے اور دونوں ہی متعلقات کے حق میں ہے۔

عورتوں کو خلع کا حق

جس طرح مردوں کو عورتوں کو طلاق دینے کا حق ہے اسی طرح اسلام نے عورتوں کو بھی اگر وہ اپنے مردوں سے گلو خلاصی کا حق حاصل ہے جس کو شرعی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں یہ عورت کا حق درج ذیل آیات سے ثابت ہے۔

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرہ ۲۲۹)

"اور تم عورتوں کو جو کچھ دے چکے ہو اس میں سے تم کو کچھ بھی واپس لینا جائز نہیں۔ مگر اس صورت میں کہ میاں بیوی دونوں کو اس بات کا خوف ہو کہ اللہ نے ان کے درمیان جو حدیں قائم کی ہیں ان پر وہ قائم نہ رہ سکیں گے۔ اور عورت اپنا پیچھا چھڑانے کے بدلے کچھ دیدے تو اس پر دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان سے آگے مت بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔"

اس کی مزید صراحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے کہ وہ قیس ابن شماس کے بیٹے ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے نکلے تو حبیبہ بنت سہل کو اندھیرے میں اپنے حجرہ کے دروازہ پر کھڑا پایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے۔ حبیبہ نے جواب میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ فرمایا کیسے آنا ہوا۔ عرض کیا میں اور ثابت بن قیس ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ جب ثابت آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل ہیں۔ ان کو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکیں۔ حبیبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نے جو کچھ مجھ کو دیا تھا سب میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے لو اور حبیبہ کو چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے لے لیا اور حبیبہ اپنے کنبہ میں جا بیٹھیں۔ (موطا امام مالک)

بقیہ: اقبال اور قرآنی تلمیحات

ذکر وہ آپ خدا سے ہم کلام ہیں۔

چنانچہ استغراق کا یہ عالم ہوتا تھا کہ تلاوت کے وقت آنسو اپنے بے قابو ہو جاتے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو چھلک آتے تھے پھر آنسوؤں کے تسلسل سے اوراق قرآن بھیگ جاتے تھے اور انہیں دھوپ دکھانا پڑتا تھا۔ اقبال خود فرماتے ہیں ؎

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

قرآن سے اس گہرے ارتباط اور شدید لگاؤ کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بنیادی تصورات جن پر علامہ اقبال نے اپنی پوری کلیات میں مختلف طریقوں سے اظہار خیال کیا ہے۔ وہ سب قرآن مجید ہی سے ماخوذ ہیں اور اسی سے اپنی فکر کی قندیلیں روشن کی ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید کا یہ خاصہ بھی ہے کہ شعور میں انقلاب پیدا کر دیتا ہے اور جب کسی فرد یا قوم میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے تو وہ قوم اپنی فردی میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ اقبال نے جاوید نامہ میں قرآن حکیم کی ان صفات کو ذیل کے ان اشعار میں بیان کیا ہے۔ ؎

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
این کتابے نیست چیزے دیگر است
چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود

(باقی آئندہ)

اردو لکھیے ــــ اردو پڑھیے۔ اردو سیکھیے

مکتبہ ترجمان سے
کتابیں منگانے کا طریقہ

(۱) فرمائش کتب و خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اردو، انگریزی یا ہندی میں صاف صاف تحریر فرمایئے۔

(۲) پنچایتی یا ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا ہرگز نہ بھولیے۔

(۳) وی پی کی اطلاع ملتے ہی پوسٹمین یا ڈاکخانہ سے وصول کر لیجئے۔ وی پی پانچ دن سے زیادہ نہیں رک سکتی۔ واپسی کی صورت میں آپ کو افسوس اور ہمیں ڈاک محصول کا نقصان ہوگا۔

(۴) پانچ کلو تک پیکٹ کے پارسل ڈاک سے اور زیادہ وزن ہو تو ٹرین سے طلب فرمائیں۔ اگر ٹرانسپورٹ سے منگوانا چاہیں تو اس کی وضاحت تحریر کریں۔ مجلد کتابوں پر ٹرین سے نصف کرایہ لگتا ہے۔ ڈاک خرچ و پیکنگ خریدار کے ذمہ ہوں گے۔

(۵) آرڈر کی تعمیل کے وقت کتابوں کی جو قیمت ہوگی وہی لگائی جائے گی۔ اس لئے درج ذیل قیمتوں پر اعتبار کیا جائے۔

(۶) ڈاک یا وی پی کے متعلق اگر آپ کو شکایت ہے تو رسید نمبر کے حوالے سے مطلع کیجئے۔ البتہ نقص کا مداوا کی جائے گی۔ مگر فروخت شدہ کتب واپس نہ ہوں گی۔

(۷) آرڈر وصول ہونے کے وقت جو کتابیں موجود ہوں گی۔ ان کے علاوہ دیگر کتب کی روانگی سے معذور ہوں گے۔

(۸) تاجر حضرات اگر بینک سے بلٹی طلب کریں تو بینک کا پورا پتہ لکھیں۔ ڈرافٹ اور چیک منیجر مکتبہ ترجمان، اردو پریس اسٹریٹ بازار دہلی کے نام آنے چاہئیں۔

منیجر: ــــ مکتبہ ترجمان دہلی

صاحب الاذان

حضرت عبداللہ بن زید رضؓ انصاری

(طالب ہاشمی)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرما کر سرزمین مدینہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے رشک جناں بنایا تو آپ نے کچھ عرصہ بعد مسجد نبوی کی تعمیر کا اہتمام فرمایا۔ جب مسجد تعمیر ہو چکی تو آپ نے ضرورت محسوس فرمائی کہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے عام مسلمانوں کو نماز کے وقت سے کچھ پہلے اطلاع دینی چاہیے۔

حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا کہ اس مقصد کے لئے کون طریقہ اختیار کرنا مناسب ہوگا؟ کسی نے عرض کیا کہ کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دی جایا کرے۔ کسی نے رائے دی کہ نماز کے وقت کے قریب مسجد پر جھنڈا بلند کر دیا جائے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں نرسنگھا یا ناقوس بجاتے ہیں، ہم بھی نماز کے اعلان کے لئے اسی طرح کیا کریں لیکن حضورؐ ان میں سے کسی تجویز پر بھی مطمئن نہیں ہوئے اور اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ تاہم وقتی طور پر آپ نے ناقوس بجانے والی تجویز کو منظور فرمایا۔ ابھی اس تجویز پر عمل نہیں ہوا تھا کہ دوسرے دن علی الصباح ایک انصاری صاحب رسول بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض پیرا ہوئے:

"یا رسول اللہ رات خواب میں میرے سامنے ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! یہ ناقوس تم بیچتے ہو؟ اس نے کہا: تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کریں گے۔ اس نے کہا: کیا میں تم کو ایک چیز بتا دوں جو اس مقصد کے لئے ناقوس بجانے سے بہتر ہے؟ میں نے کہا: ہاں ضرور بتاؤ!

اس نے کہا کہو: —— اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر،

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ، اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ۔

یہ تمام کلمات بتا کر وہ شخص مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کہا:

پھر جب نماز قائم کرو تو اقامت اس طرح کہو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب سن کر فرمایا: "یہ سچا خواب ہے، ان شاء اللہ۔ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کلمات کی تلقین کرو جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں، اور وہ اذان پکاریں کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے۔" انہوں نے حضورؐ کے حکم کی تعمیل کی، اور اسی دن سے یہ اذان قیامت تک کے لئے اسلام کا شعار قرار پا گئی۔

یہ صاحب رسولؐ جن کو یہ عظیم شرف حاصل ہوا کہ سید المرسلین فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خواب کو رویائے حق قرار دے کر ابد تک اس پر عمل درآمد کا حکم دیا، حضرت عبداللہؓ بن زید انصاری تھے جو اسی شرف کی بنا پر صاحب الاذان کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابن عبداللہؓ نہایت نیک طینت اور پاک باطن تھے۔ ہجرت نبوی سے پہلے ان کے کانوں میں دعوت حق کی آواز پڑی تو انہوں نے اس کو بلا تامل دل و جان سے قبول کر لیا اور ۱۳ بعد بعثت کے موسم حج میں مکہ جا کر بیعت عقبہ میں حضورؐ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد حضرت عبداللہؓ کو صاحب الاذان ہونے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔ سنن ابی داؤد اور مسند دارمی میں یہ واقعہ خود ان کی زبانی منقول ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب بلالؓ ان کی تلقین کے مطابق اذان دے چکے تو عمر بن الخطاب اپنے گھر سے چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یا رسول اللہ اس پاک ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے بھی بعینہ یہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہؓ بن زید نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فللّٰہ الحمد۔

(از سعادت بستوی)

نیّرِ فاران تجھے سلام

محبوب خدا طالب رحمان تجھے سلام
سرتاج رسل حامل قرآن تجھے سلام

اصنام منہ کے بل گرے تیرے ظہور سے
تو نے کیا ہے کفر کو حیران تجھے سلام

مردہ دلوں کو تو نے دیا جوش زندگی
روح حیات محسن انساں تجھے سلام

باغ ہدیٰ کو تو نے عطا کی ہے دلکشی
آئینہ دار حسن بہاراں تجھے سلام

خوشبوئے دین حق سے کیا تو نے آشنا
تو ہے بہار گلشن ایمان تجھے سلام

پھیلی ہے تجھ سے دہر میں اسلام کی ضیاء
خورشید ہدیٰ نیّر فاران تجھے سلام

نذرانۂ سلام سے سالک ہے شادماں
رب کے حبیب فخر رسولاں تجھے سلام

حضرت عبداللہؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت مخلص جاں نثار تھے اور راہ حق میں اپنی جان دے دینے کا جذبہ ہر وقت ان کے سینے میں موجزن رہتا تھا۔ غزوات کا آغاز ہوا تو وہ بدر، احد، خندق اور دوسرے تمام غزوات میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور ہر موقع پر بے مثال جاں نثاری کا مظاہرہ کیا۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں لکھا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے قبیلہ حارث بن خزرج کا علم حضرت عبداللہ بن زید کو مرحمت فرمایا تھا۔

حضرت عبداللہؓ کو اللہ تعالیٰ نے ایمان و تقویٰ کی دولت سے بھی مالا مال کیا تھا۔ ابن اثیر "اسد الغابہ" میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے پاس معمولی جائداد تھی جس سے وہ اور ان کے اہل و عیال کا پیٹ پالتے تھے۔ لیکن جب انہیں انفاق فی سبیل اللہ کے اجر و ثواب کا علم ہوا تو اپنی ساری جائداد راہ حق میں صدقہ کر دی۔ ان کے والد حضرت زید بن ثعلبہ بھی صحابی تھے۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ کو بلا بھیجا، وہ حاضر ہوئے تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا لیکن اب باپ کی میراث کے نام پر تم کو واپس دیتا ہے، اس کو قبول کر لو۔" حضرت عبداللہؓ نے ۳۲ھ میں بعہد حضرت عثمان غنیؓ وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے بنفس نفیس نماز جنازہ پڑھائی۔ پس ماندگان میں حضرت عبداللہؓ نے اپنے پیچھے دو اولادیں چھوڑیں، ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی۔

(امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو اذان کے بارے میں ہے لیکن حافظ ابن حجرؒ نے "تہذیب التہذیب" میں ان سے مروی چند احادیث کا ذکر کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔)

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مطبوعات

رحمۃ للعالمین مکمل سیٹ	45/-
ترمذی شریف مکمل	
تاریخ اسلام مکمل سیٹ	100/-
ترجمان القرآن اول دوم سوم چہارم مکمل سیٹ	125/-
قاموس الجدید اردو عربی	27/-
الجواز	80/-
اسلامی وظائف	15/50
بیرون القرآن فی سیکڑہ	80/-
پارہ عم	25/-
قاعدہ بغدادی	40/00
شہدائے احد	5/50
پیر کامل	5/-
جنین نیز بچوں کی نماز	3/-
کتاب الجنائز	5/50
فتاویٰ علمائے اہلحدیث اول	9/50
" " دوم	18/-
قرآنی قصص اول	4/50
" " دوم	4/50
انسان اپنے آپ کو پہچان	1/50
اسلامی نظام حکومت کے ضروری عناصر علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ	2/-
درجات الیقین شیخ الاسلام ابن تیمیہ	1/50
دستور المتقی مجلد	12/-
" غیر مجلد	10/-
رسول تعبیر ابن تیمیہ	5/-
عقیدہ اور بدعت	
بیان محمد بن عبدالوہاب	
قاعدہ تعلیم اسلام اول	1/20
" " دوم	3/-
" " سوم	3/-
" " چہارم	3/25
" " پنجم	5/-
اسلامی کہانیاں اول	1/50
اسلامی کہانیاں دوم	3/-
" " سوم	2/50
آسان حساب اول	1/50
" " دوم	2/-
" " سوم	2/50
معلومات عامہ اول	1/50
" " دوم	2/-
" " سوم	2/50
ہماری پرائمری لیسٹک	1/-
حسن بصری	1/-
ایمان ایمانیات	3/-
حسب رسول کے مظاہرے	2/50
دینی تحریکوں میں بنیادی بگاڑ کا مفہوم	5/50
ثنائی پاکٹ بک	1/50
اسلام اور اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ	5/50
وجہ ایصال ثواب	2/-
اسلامی خطبات مولانا عبدالرحمٰن رحمانی	
کلمہ طیبہ کی اپنی جان	1/-
شرک کیا ہے امام ابن تیمیہ	2/50
اسلامی عقیدہ	3/-
احکام نماز محمد بن عبدالوہاب	
امامت اور سیاست ابن تیمیہ	
توحید کیا ہے؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب	2/50
مسنون دعائیں عاصم نعمانی	1/50
کوہ اسکا جادو شاہ صبغ الدین	1/50
قانون الٰہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہید	3/50
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید	3/50
چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو	80/50
قرآنی وظائف پروفیسر عبدالمعز	3/45
اقبال اور سوشلزم ڈاکٹر نعیم الدین شعبان رٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان	6/-
مولانا مودودی ہی مجرم کیوں سبحان خان	2/50
رہنما کتاب حافظ محمد زکی	5/-
حضرت عائشہ کی شادی اور امن عمر محمد فاروق خان دہلوی	/75
انسانیت کی تعلیم اور اسلام پروفیسر عبدالحمید صدیقی	1/-
رسول اللہ کی نماز علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ	4/-
خلافت معاشرہ شفیق احمد سعید اردو	3/50
سیرت علامہ قاضی سلیمان منصور پوری مؤلف رحمۃ للعالمین	2/50
سیرت امام ابن تیمیہ ابوزہرہ مصری	
جہاد و تعلیم امام ابن تیمیہ	
توحید اور کفر محمد بن عبدالوہاب	
مولانا آزاد کی شہادت	
مضامین ہلال	
تبرکات آزاد	
قول فیصل	[illegible]
انسانیت کے دروازے پر	6/-
اردو خیال	6/50
خلافت	16/50
مولانا وحید الدین کے قلم سے	
دین کیا ہے	3/-
تعمیر ملت	3/50
ظہور الاسلام	13/-
تاریخ کا سبق	2/-
مذہب اور سائنس	4/50
قوت اسلام	3/50
تجدید دین	3/50
اسلام	15/50
زلزلہ قیامت	3/50
تعلیمات اسلام	3/50
فسادات کا مسئلہ	3/50
مذہب اور جدید چیلنج	15/50
اسلام دین فطرت	2/50
اسلامی دعوت	3/-
قرآن کا مطلوب انسان	5/50
اسلام موقف امام ابن تیمیہ	
حیات المحدث شیخ الکل سید نذیر حسین محدث میاں صاحب	
مشرک کون؟ محمد بن عبدالوہاب	
سیرت رسول	
واحد طریق عمل	2/50
العلم السنۃ	2/-
صلوٰۃ الرسول	15/-
تقلید و تقلید	3/50
دفاع حدیث	
حق یا باطل	3/-
تصوف کی حقیقت	3/-
مجذوب	1/-
اسماء الرقی	3/-
تفسیر ابن کثیر جلد اول	12/-
گل کدہ	3/50
الوسیلۃ الصغریٰ	1/-
تقلید ایک منظم بحث	3/-
یعنی دین	3/-
اسلام میں والدین کا مقام	3/-
جماعت دین اسلامی کا خلاصہ	4/-
عاشورا	1/-
حج مسنون	3/-
مسلمان قبر پرستی	1/-
التوحید	3/-
پانچ مقالے	5/-
ایمان	2/50
جرب الاثم	4/-

کتابیں ملنے کا پتہ :- مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶

([illegible] پرنٹر پبلشر نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان، ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا)